# الفرقان

یعنی

## "مذاہبِ عالم پر نظر"

نومبر ۱۹۷۴ء

**سالانہ اشتراک**

پاکستان — دس روپے

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — اڑھائی پونڈ

بیرونی ممالک بحری ڈاک — سوا پونڈ

اس پرچہ کی قیمت — پچاس نئے پیسے


مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

# سیرۃ خاتم النبیینصلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ماھنامہ الفرقان کا آئندہ شمارہ سیرۃ خاتم النبیین نمبر ھو گا انشاءاللہ العزیز
اس نمبر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر مندرجہ ذیل عنوانات
پر ٹھوس مقالات شائع ھونگے۔

(۱) تریسٹھ سالہ مبارک زندگی کا اجماعی خاکہ
(۲) سیرۃ نبوی کے دس امتیازی پہلو
(۳) سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میدان تبلیغ میں
(۴) یتامی ، مساکین اور بیواؤں کے بارے میں سیرۃ نبوی
(۵) سیرۃ نبوی معاھدات کی پابندی کے لحاظ سے
(۶) میدان جنگ میں حضرت خاتم النبیین کے بلند اخلاق
(۷) فقر و درویشی کی پاکیزہ زندگی میں اسوہ حسنہ
(۸) توکل علی اللہ اور کامیابی پر یقین کے ساتھ حضور کی ادعیہ مبارکہ
(۹) بیویوں اور بچوں سے حسن سلوک کا کامل نمونہ
(۱۰) ملکی سیاست اور تمدنی امور میں آپ کی تعلیم

ضخامت ۸۴ صفحات ——— عام قیمت فی نسخہ دو روپے ھوگی
خریداروں کو سالانہ قیمت میں یہ خاص نمبر بھی ملے گا
رسالہ کا سالانہ چندہ دس روپے ھے

نوٹ : بعض مجبوریوں کے باعث یہ نمبر بہت مختصر ھے
آئندہ خاص نمبر کا حجم زیادہ ھوگا انشاءاللہ العزیز

مینجر الفرقان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


| | | |
|---|---|---|
| ذیقعدہ ۱۳۹۴ ہجری قمر[ی]<br>تبوک ۱۳۵۳ ہجری شمس[ی] | ماہنامہ **الفرقان** ربوہ<br>نومبر ۱۹۷۴ء | جلد ۲۴<br>شمارہ ۱۱ |


# الفہرست


• اداریہ — ایڈیٹر — ص۲

• احمدی مخلصوں کی پکار۔ جناب منظور احمد صاحب — ص۴

• ارض ربوہ۔ — جناب عبد المنان صاحب ناہید — ص۵

• تاریکی شب کے ..... — جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف — ص۶

• عزم حیات — جناب نسیم سیفی صاحب — ص۷

• اظہار عقیدت — جناب چوہدری شبیر احمد صاحب — ص۸

• شذرات — ایڈیٹر — ص۹

• دیوبندی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کا انٹرویو — ص[illegible]

• امریکہ سے ایڈیٹر کے نام مکتوب۔ جناب مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سلسلہ — ص[illegible]

• عرب شیوخ کی ہوا بازی۔ (ترجمہ رسالہ ٹائم امریکہ) — ص۹[illegible]

• احمدیوں کا چار مسائل میں اختلاف۔ اور اسکے حل کا طریق — ایڈیٹر — ص۱[illegible]


## مجلس تحریر


مدیر مسئول۔ ابو العطاء جالندھری

اراکین۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ

〃 محترم خان بشیر احمد خانصاحب رفیق۔ لنڈن

〃 محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ

〃 محترم عطاء المجیب صاحب راشد۔ ربوہ


## سالانہ اشتراک


| | | |
|---|---|---|
| بیرون پاکستان | بحری ڈاک | ۲۵ شلنگ |
| 〃 〃 | ہوائی ڈاک | ۵۰ 〃 |
| اندرون پاکستان۔ | عام ڈاک | دس روپے |
| اس نسخہ کی قیمت۔ | | پچاس نئے پیسے |


# معذرت

میں اپنے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہوں کہ نیوز پرنٹ کا کوٹہ نہایت ہی کم کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے حصول میں بھی ہمارے لئے بڑی دقت ہے۔ نیز اس دفعہ عین وقت پر کاتب صاحب نے سہ سالہ معاہدہ کے مطابق کتابت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے حجم کم ہے۔ تاہم آئندہ ماہ سیرت خاتم النبیین نمبر انشاء اللہ چوراسی صفحات پر شائع ہوگا۔

ابو العطاء جالندھری

ادارِیہ

# قرآنی آیت میں آئندہ مبعوث ہونے والے مامور پر ایمان لانے کا حکم

## مولانا ابوالکلام آزاد کے مطالبہ کا جواب

(۱)

ادارہ ایشیا لاہور کی طرف سے اگست ۷۴ء میں مولانا ابوالکلام آزاد کے بعض مضامین کا مجموعہ "عقیدہ ختم نبوت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس مجموعہ میں مولانا ابوالکلام نے فرمایا کہ:-

"ہمارا اعتقاد ہے کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ ظلی۔ قرآن آچکا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔" (ص۵۹)

جب لوگوں نے مولانا کے سامنے نزول مسیح کے بارے میں احادیث نبویہ پیش کیں تو مولانا ابوالکلام نے واضح جواب دیا کہ:-

"اب تکمیل دین کے لئے نہ کسی بروزی مسیح کی گنجائش ہے نہ ظلی کی۔" (ص۶۲)

اسلام کو تمام امت کامل دین یقین کرتی ہے۔ مسیح موعود کی آمد تکمیل دین کے لئے ہرگز نہیں ہے وہ تو لوگوں کے دلوں میں زندہ یقین پیدا کرنے اور سچے ایمان کی تجدید کے لئے مقدر ہے۔ آج تک امت میں سے کسی نے بھی مسیح موعود کی آمد کو تکمیل دین کے لئے تسلیم نہیں کیا۔ دین بلاشبہ کامل ہے۔

(۲)

اسی سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک مطالبہ فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"قرآن کی ایک ایک آیت دیکھ جائیے کہیں آپ کو یہ حکم ملتا ہے کہ ایک زمانے میں کوئی نیا نبی یا مسیح یا مجدد یا محدث ظلی یا بروزی مبعوث ہوگا اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہوگا کہ اسے پہچانیں اور ایمان لائیں؟" (رسالہ عقیدہ ختم نبوت ص۵۳)

جواباً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بارے میں متعدد مقامات پر تصریح فرمائی ہے۔ ہم ذیل میں قرآن مجید کی صرف ایک آیت ناظرین کے تدبر کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(آلِ عمران ع۱۸)

ترجمہ: - اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حالت پر چھوڑ دے جس پر تم اے مسلمانو! اس وقت ہو یہاں تک کہ وہ خبیث کو طیب سے الگ نہ کردے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں کہ تم کو براہ راست غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہیگا منتخب فرمائیگا۔ پس اے مسلمانو! تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے منتخب کردہ رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان لاؤگے اور تقویٰ اختیار کروگے تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا۔"

---

معزز قارئین کرام! اس آیت پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل امور بالبداہت ثابت ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قرآن مجید کے ماننے والے مسلمانوں کو مخاطب فرمایا ہے اور ان کے ساتھ اپنے آئندہ سلوک کا ذکر کیا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ خطاب پہلی امتوں یا قوموں سے ہے۔ دوم اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں میں بھی ہمیشہ یہ امتیاز کرتا رہے گا کہ خبیث اور عملی و اعتقادی منافق لوگوں کو علیحدہ کردے اور طیب اور حقیقی مومنوں کو ان سے ممتاز کردے۔ آیت کریمہ سے واضح ہے کہ اس بات کی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ یہ امتیاز ہمیشہ قائم کرتا رہے گا۔ سوم۔ آیت کے الفاظ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ میں بتایا گیا ہے کہ خبیث اور طیب ہونے کا تعلق دراصل انسان کے دل سے ہے اور دل کی بات پردۂ غیب میں ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کے دل کے غیب کی بات پر آگاہ کرکے یہ امتیاز قائم کیا کرے گا۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایسا تو نہیں کریگا۔ وہ تم میں سے ہر ایک کو اس غیب پر براہ راست اطلاع نہیں دیگا۔ یہ اس کی شایانِ شان نہیں اور نہ ہی وہ ایسا کیا کرتا ہے۔ چہارم۔ آیت کریمہ کے الفاظ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ میں اس کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ طیب اور خبیث میں کس ذریعہ سے امتیاز کریگا؟ فرمایا کہ وہ اپنے رسول منتخب کریگا۔ اور رسولوں کی بعثت کے ذریعہ سے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں یعنی طیبوں اور خبیثوں میں فرق ظاہر کرتا رہے گا۔ قدیم سے اس امتیاز کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی طریق اختیار فرمایا ہے اور آئندہ بھی وہ اسی طریق کو اختیار فرمائے گا۔ پنجم۔ آیت کریمہ کے الفاظ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ میں صریح حکم دیا گیا ہے کہ آئندہ منتخب کئے جانے والے رسولوں پر بھی ایمان لانا مسلمانوں کا فرض ہے۔ ششم۔ آیت کے آخری جملہ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ میں بشارت دی گئی ہے کہ اللہ کے رسولوں پر ایمان لاکر تقویٰ کی زندگی بسر کرنے والے عظیم اجر کے مستحق ہونگے۔

اس مضمون پر ہم اسی ایک آیت کے پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں

ع اک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار۔

بھائیو! عقیدہ وہی درست ہے جو قرآن مجید سے ثابت ہو۔ قرآن مجید کے رو سے تشریعی یعنی ناسخ شریعت محمدیہ رسول اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے برگشتہ مدعیٔ نبوت جھوٹا اور مفتری ہے لیکن قرآن مجید کا یہ بیان نہایت واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ فیوض محمدیہ کے جاری ہونے کے ثبوت میں يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ کے مطابق جب چاہیگا رسول منتخب فرمائیگا تاکہ مسلمانوں میں بھی امتیاز ہوتا رہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۞

# احمدی مظلوموں کی پکار

(محترم جناب منظور احمد صاحب راولپنڈی)

شاعرو گیت کارو
ادیبو
کہو
تم کہ فنکار تھے
تم عظیم اور بے مثل فنکار تھے
تم سے قائم تھا انسانیت کا بھرم
تم سدا گیت اُلفت کے گاتے رہے
دردمندوں کے سب دُکھ بٹاتے رہے
جب بھی دیکھا کہیں پر ستم ٹوٹتا
تم نے اپنے قلم خون سے بھر لئے
جب کسی بھی نشیمن پہ بجلی گری
تم نے سمجھا تمہارا ہی گھر جل اُٹھا
آج کتنے ہی گھر پھونک ڈالے گئے
بیسیوں بے خطا آج کشتہ ہوئے
ذبح ہوتے رہے اور تم چُپ رہے
بولو کس نے تمہاری زباں چھین لی
کس سیاست نے طرزِ فغاں چھین لی
اے مرے شاعرو
گیت کارو
کہو
"ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے"
قبیلِ خاموشی ہے۔
ظلم گھر گھر میں در در میں بٹتا رہا
جوشؔ مدہوش ہے۔
گھونٹ پانی کو بچے ترستے رہے
"دخترِ سیّد کربلا" وہ فنا
آج روپوش ہے (مصلحت کوش ہے؟)
جذبۂ دردِ انساں کہاں سو گیا
شاعروں کا قلم کس جگہ کھو گیا
آج کے گیت کاروں کو کیا ہو گیا؟
اس ستم پر کوئی دل بھی ہلتا نہیں
چُھپ گیا ہے ندیمؔ آج ملتا نہیں
یہ سطورِ تپاں خونچکاں انگلیاں
اب دکھائیں کسے؟
شاعرو گیت کارو ادیبو
کہو

# ارضِ ربوہ

(محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید)

ترا پیام پیامِ محمدِ عربی
ترے نظام سے ہر رسم مزاجِ بولہبی

ترے نصیب ملا تجھ کو یہ ہجومِ سجود
متاعِ سوزِ دروں نالہائے نیم شبی

ترے مقام کی رفعت کی داستاں شاید
سمجھ سکے گی نہ اہلِ خرد کی بوالعجبی

کیا ہے آب دلوں کو تری حرارت نے
وہ آگ کیا تھی تری خاک میں رہی جو دبی

ترے فقیروں پہ وہ دن بھی آنیوالا ہے
نہ ہوگی شاہوں کو بھی جب مجالِ بے ادبی

ترے فیوض کے چشموں سے بارہا ناہید
مٹا کے آیا ہے قلب و نظر کی تشنہ لبی

# تاریکیٔ شب کے سینے سے خورشید کی کرنیں پھوٹیں گی

(محترم جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ انڈونیشیا)

کچھ حسن کے جلوے اور سہی کچھ عشق کا چرچا اور سہی
بے تابیٔ دل کچھ اور سہی آشوبِ تمنا اور سہی

اشکوں کی جھڑی کچھ اور سہی جذبات کا لاوا اور سہی
فریاد و فغاں کچھ اور سہی کچھ گریہ و نالہ اور سہی

اب صبر و دعا کچھ اور سہی قربانی و تقویٰ اور سہی
اب جہدِ مسلسل اور سہی ماضی کا مداوا اور سہی

ہے نار اگر تو کیا ڈر ہے ہے دار اگر تو خوف ہے کیا
اک شانِ خلیلی اور سہی اک اسوۂ عیسیٰ اور سہی

کب ظلم کی ناؤ پار ہوئی؟ کب صبر کی کشتی ڈوبی ہے
ہے بھول کسی کو اب بھی اگر تو نیل کا دریا اور سہی

بگڑے گا ہمارا کیا اس سے یہ بات تو ہوتی آئی ہے
پہلے بھی بہت سے فتوے تھے اک کفر کا فتویٰ اور سہی

وہ ہم کو حسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے اس قسم کا سودا اور سہی

تاریخ میں پڑھتے ہو اکثر حالات خدا کے بندوں کے
اب نام ہمارا بھی لکھ لو کچھ ان میں اضافہ اور سہی

اے جوشِ جنوں! اب جھیلیں گے اب جو بھی مصیبت آجائے
سمجھیں گے کہ "لیلیٰ" کی خاطر کچھ "وسعتِ صحرا" اور سہی

کچھ دل کا تڑپنا دیکھیں گے کچھ جاں کا سلگنا دیکھیں گے
یہ درد کی نعمت اور سہی یہ سوز کا تحفہ اور سہی

ہر حالتِ عسر و یسر میں ہم تقدیرِ خدا پر راضی ہیں
روشن ہے دلوں میں شمعِ یقیں پر ہول اندھیرا اور سہی

تاریکیٔ شب کے سینے سے خورشید کی کرنیں پھوٹینگی
وا ہو گئی ہیں سب چشمِ سحر تھوڑا سا دھندلکا اور سہی

اُمید کا دامن ہاتھ میں ہے مولا پہ توکّل ہے اشرف
حالات یقیناً بدلیں گے گو آج کی دنیا اور سہی

# عزمِ حیات

محترم جناب نسیم سیفی صاحب

دُور اُفق پر
چاند ستاروں کا مسکن
یہ چرخِ کہن ــــــ
ملتا ہے ذرّوں کی بستی سے
اس دُنیا کی پستی سے
وہ کچھ نیچے آتا ہے
یہ کچھ اُوپر اُٹھتی ہے۔
اور اس پیارے سنگم سے
پَو پھٹتی ہے۔
سُورج تیکھی کرنوں سے
اک جال سا بُننے لگتا ہے
دل رات کی ظلمت کا مارا
سہمے سہمے کانوں سے
اک گیت سا سُننے لگتا ہے
یہ گیت ہے جیتے رہنے کا
بے خوف زمانے کے دھارے پر
بے قابو ہو کر بہنے کا
سورج کی کرنیں دنیا کی ہر شئے کو چمکاتی ہیں
گیتوں سے سنگیتوں کی آوازیں ٹکراتی ہیں
مَیں جیتے رہنے کی خاطر
طوفانوں کو اپناؤں گا
مَیں جیتا ہوں، مَیں جیتا ہوں
ــــــ اور مَیں جیتا ہی جاؤں گا۔

# اظہارِ حقیقت

(محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب واقف زندگی)

بفضلِ خدا اہلِ ایمان ہوں میں
محمدؐ کے دیں کا نگہبان ہوں میں

مجھے کوئی سمجھے نہ سمجھے مسلماں!
خدا کی نظر میں مسلمان ہوں میں

محمدؐ کا کلمہ ہے میری زباں پر
بسائے ہوئے دل میں قرآن ہوں میں

مرا قبلہ و کعبہ اُمّ القریٰ ہیں
دل و جان سے اس پہ قربان ہوں میں

شہِ دوسرا جس کے سالارِ اعظم
اسی کارواں کا حُدی خوان ہوں میں

مری خاک میں ارضِ جنّت کی خوشبو
بنی نوعِ انسان کی آن ہوں میں

خدا کی قسم باغباں کی نظر میں
بہارِ گلستان کی جان ہوں میں

عمل میرا صبر و رضاء و توکّل
کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوں میں

کلامِ خدا اور احادیث و سنّت
ہیں شاہد کہ سچا مسلمان ہوں میں

مسلماں کے اوصاف سے متّصف ہوں
کہ شبیر ہوں اہلِ عرفان ہوں میں

# شذرات

## ۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین میں مسلمان کی تعریف

بحرین پر منذر بن ساوی العبدی حکمران تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کی۔ انہوں نے حضور پاک کو ایک مکتوب لکھا جس میں یہ وضاحت طلب کی گئی کہ زمرۂ مسلمین میں کون لوگ شمار ہونگے اور جو اس سے باہر رہیں ان سے کتنا جزیہ لیا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس استفسار کے جواب میں مندرجہ ذیل نامہ ارسال فرمایا:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے المنذر بن ساوی کے نام سلام اللہ علیک۔ میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں۔ امّا بعد تمہارا خط میرے پاس آیا۔ میں نے اس کے مضمون کو سُنا۔ پس جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے۔ وہی مسلمان ہے۔ اس کے حقوق وہی ہیں جو ہمارے ہیں۔ اس پر فرائض وہی ہیں جو ہم پر ہیں۔ اور جو ایسا نہ کرے اس پر محافظت کی قیمت ایک دینار (سالانہ جزیہ) ہے۔ والسلام ورحمۃ اللہ لیغفر اللہ لک"

(ماہنامہ ستیارہ ڈائجسٹ لاہور نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۲۳)

الفرقان:۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی آئین کے مطابق مسلمان کی تعریف فرمادی ہے اے کاش! کہ اسلامی مملکتیں حضور کی اس تعریف کو اپنالیں

## ۲۔ سوشل بائیکاٹ طریق کفار ہے۔

"شہر مکہ میں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی تھی۔ اناج یمامہ سے آتا تھا۔ یمامہ کے حاکم حضرت ثمامہؓ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے مکہ معظمہ کی طرف غلّہ کی برآمد بند کر دی۔ اس بندش سے قریش میں کہرام مچ گیا۔ انہوں نے سخت اضطراب اور بدحواسی کے عالم میں حضورؐ سے مدینہ میں رجوع کیا۔ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ثمامہؓ کے نام پیغام بھیجا کہ اناج کی بندش اٹھا لو۔ چنانچہ اناج مکہ پہنچنے لگا۔ حالانکہ یہ اہلِ مکہ وہی تھے جنہوں نے مسلسل تین سال تک آپؐ کے خاندان والوں کا ایسا مقاطعہ کیا تھا کہ اناج کا ایک دانہ تک پہنچنے نہ دیتے تھے ہاشمی بچے بھوک سے تڑپتے اور بلبلا اٹھتے تھے لیکن ان ظالموں کے پتھر دل کسی طرح نہ پسیجتے تھے۔ بلکہ یہ گریہ و بکا سُنکر رحم کرنے کی بجائے ہنستے اور خوش ہوتے تھے۔ حضورؐ نے ان کی یہ سب باتیں بھول کر، ان کے لئے اناج کی بندش

ختم کروائی۔

حضورؐ کا یہی جذبۂ ترحم میدانِ جنگ میں بھی رہتا تھا۔ بدر کے میدانِ جنگ میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے مشرکین کی فوج کے آدمی اس حوض پر پانی پینے آئے۔ جو اسلامی لشکر کے قبضے میں تھا۔ مسلمانوں کی فوج نے یہ حوض اپنی ضرورت کے لئے تیار کیا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے مشرکین کو پانی پینے سے روکنا چاہا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ "پانی سے منع نہ کرو۔ پینے دو"

(ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۲۹۹-۲۹۸)

الفرقان۔ اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے مدعی مولوی صاحبان اپنے عمل پر نظر کریں۔ کہ انہوں نے ظالمانہ طور پر عوام سے احمدیوں کا کھانا پینا بند کروا رکھا ہے۔

## ۳۔ سوشل بائیکاٹ اور شیعہ صاحبان

شیعہ رہنما پروفیسر سید تصدق حسین صاحب اپنے مطبوعہ اشتہار بعنوان "ایک گذارش" میں لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک بات نوٹ کرلیں کہ شیعہ سوشل بائیکاٹ کی تائید نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ طریقہ کار قریش کا تھا بوقت شعب ابوطالب۔ بچوں، بوڑھوں، عورتوں کی حفاظت کرنا ہمارا فریضہ ہے بحکم آلِ محمدؐ۔ ہر مرزائی کی جان، مال، عزت، آبرو بطور پاکستانی محفوظ ہونی چاہیئے۔ کہ یہی جمہوریت و حقیقی اسلام ہے" (صفحہ ۳)

الفرقان۔ جب سوشل بائیکاٹ کرنا کفار کا طریق کار ہے تو اس میں شیعہ اور غیر شیعہ کا فرق کیوں ہے؟

## ۴۔ مفتی محمود کی پاکستان سے وفاداری مشکوک ہے

مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی سربراہ جمعیۃ علماء اسلام نے کہا کہ:۔

"مولانا مفتی محمود کی پاکستان سے وفاداری اس وقت تک مشکوک ہے جب تک وہ اس بات کا برملا اظہار نہ کریں کہ وہ پختونستان کی تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ راکتوبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ دونوں طرف مولوی صاحبان ہیں کون سچا ہے اس کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

## ۵۔ علماء کی تفرقہ بازی سے یومِ تشکر کا پیمان ٹوٹ گیا۔

روزنامہ مساوات نے مندرجہ بالا عنوان سے ذیل کی خبر شائع کی ہے کہ:۔

"شیخوپورہ۔ ۲۱ راکتوبر (نمائندہ خصوصی) شیخوپورہ میں بعض علماء کے ذاتی اختلافات اور تفرقہ بازی کے باعث نمازِ عید مختلف مقامات پر ادا ہوئی۔ اور سادہ لوح مسلمان ان علماء کی پیمان شکنی پر اظہارِ افسوس کرتے رہے۔ یاد رہے کہ یومِ تشکر کے موقعہ پر تمام فرقوں کے علماء نے کمپنی باغ میں نماز ادا کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ وہ عید کی نماز بھی اسی طرح مل کر ادا کریں گے مگر بعد میں عید کی نماز کے موقعہ پر بریلوی علماء نے اعلان کیا

کہ ان کی نماز کسی اہلحدیث یا دیوبندی کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اس پر اہلحدیث اور دیوبندی علماء نے مشترکہ طور پر میونسپل باغ میں نماز عید ادا کرنے کا اعلان کیا۔ بریلوی حضرات نے اپنی مساجد میں علیٰحدہ نماز پڑھی۔ چاند رات کو یہ منظر انتہائی افسوسناک تھا جب بریلوی حضرات ایک تانگہ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ یہ اعلان کرتے پھرتے رہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے فیصلہ کے مطابق تمام فرقے علیحدہ علیحدہ اپنی مساجد میں نماز عید ادا کریں گے۔ دوسرے تانگے میں سوار لوگ اعلان کرتے رہے کہ یوم تشکر کے موقعہ پر وعدہ کے مطابق عید کمپنی باغ میں ادا کی جائے۔

دوسری طرف مختلف خطیبوں نے نماز عید کے موقع پر خطبوں میں ایک دوسرے فرقے کے خلاف شدید تنقید کی۔ ان تمام واقعات پر شیخوپورہ کے لوگوں نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مفاد پرست علماء نے اپنی اپنی مساجد کو کاروباری اڈے بنا رکھا ہے۔ اور وہ انہیں ہر صورت میں بحال رکھنا چاہتے ہیں جبکہ عام مسلمانوں کی شدید خواہش ہے کہ موجودہ درپیش مسائل کے پیش نظر بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کیا جائے۔"

(مساوات لاہور۔ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ ان لوگوں پر تو آیت کریمہ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى۔ (تو انہیں متحد خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں) صادق آتی ہے۔ ان لوگوں کو قوم کی ناؤ کا ناخدا بنانے سے اس کے غرق ہونے کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے؟

## ۶۔ گلابی وہابیوں کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی! ۔

روزنامہ حریت کراچی مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء لکھتا ہے کہ "صوبائی اسمبلی کے رکن جناب قاسم حاجی عباس پٹیل کی قیام گاہ عرشی ہاؤس کے سرسبز و شاداب لان پر آج شام نمازیوں کی دو جماعتیں ہوئیں۔ جناب پٹیل کی طرف سے دی جانے والی افطار پارٹی کے بعد مغرب کی ایک نماز کی امامت مولانا احتشام الحق تھانوی نے اور دوسری کی صوبائی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف شاہ فرید الحق نے کی۔ بعد ازاں شاہ فرید الحق نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ اس میں مذہبی اور سیاسی دونوں مصلحتیں شامل تھیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی مصلحت زیادہ اور سیاسی نسبتاً کم تھی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا احتشام الحق تھانوی کا جس مسلک سے تعلق ہے اس کو ہم گلابی وہابی تصور کرتے ہیں اور اسی لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔" (حریت کراچی ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ مولوی صاحبان "افطار پارٹی" میں متحد مگر نماز میں متفرق ہیں۔

## ۷۔ پیپلز پارٹی کا کوئی رکن تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں ہوا

مفتی محمود صاحب کہتے ہیں کہ :۔

"پیپلز پارٹی کا کوئی رکن تحریک ختم نبوت میں شامل

نہیں ہوا۔ نہ حکمران جماعت کا کوئی عہدیدار اس تحریک میں گرفتار ہوا۔ اور پیپلز پارٹی اس تحریک سے قطعی الگ تھلگ رہی۔ لیکن اب حکمران جماعت کے عہدیدار کارکن اور بعض دیگر سیاسی جماعتیں بھی ۷ ستمبر کے فیصلے کا سہرا مسٹر بھٹو اور حکمران جماعت کے سر باندھ رہی ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۵ر ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان - اندریں صورت "سہرا باندھنے" کا معاملہ مفتی محمود صاحب کی مرضی سے طے ہونا چاہیئے۔

## ۸۔ یہودیوں کو عربوں پر کیوں مسلّط کر دیا گیا؟

جناب مولوی شاہ احمد نورانی کا بیان ہے کہ:-

"پاکستان کسی طرح بھی بیت المقدس سے زیادہ مقدس نہیں۔ لیکن جب عرب مسلمانوں نے عملی طور پر اس کا تقدس برقرار نہیں رکھا تو یہودیوں کو ان پر مسلّط کر دیا گیا۔ اسی طرح ہم بھی اگر پاکستان کو نظام مصطفےٰ کا گہوارہ نہیں بنائیں گے تو ہم پر بھی کافروں کو مسلّط کر دیا جائے گا۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان - نورانی صاحب کا بیان مسلمانانِ پاکستان کے لئے خاص توجہ کے قابل ہے۔

## ۹۔ ملک کیلئے دوسرا بڑا خطرہ جماعت اسلامی ہے

روزنامہ امروز لاہور لکھتا ہے کہ:-

"تحریک طلوع اسلام کے سالانہ کنونشن میں اس بات کا اظہار کیا گیا کہ قادیانیوں کے بعد ملک کے لئے دوسرا بڑا خطرہ جماعتِ اسلامی ہے جو اپنے مخصوص نظریات اور سرگرمیوں کے ذریعے قادیانیوں کے نقش قدم پر چل رہی ہے . . . . مولانا مودودی اور جماعت اسلامی نہ صرف مرزائیت کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ خطرناک طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔"

(امروز - ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان - مودودی صاحب کو ملک کے لئے "زیادہ خطرناک" قرار دینے والے اس کے متعلق کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

## ۱۰۔ جماعت اسلامی قومی اسمبلی میں عضوِ معطّل بنی رہی۔

مولوی غلام غوث ہزاروی سربراہ جمعیۃ العلماء اسلام نے کہا ہے کہ:-

"جماعت اسلامی جو پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتی رہی ہے قومی اسمبلی میں عضوِ معطّل بن کر بیٹھی رہی۔ اس کے کسی ممبر نے نہ تو کوئی سوال کیا اور نہ ہی مرزا ناصر احمد کے کسی بیان پر کسی قسم کی تنقید کرنے کی جرأت کی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی نے لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر دونوں کو کافر قرار دے کر مولانا مودودی کے علم و فضل کا پول کھول دیا ہے۔" (روزنامہ مساوات لاہور ۸ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ کے بیان پر کسی مولوی کو بھی صحیح طور پر تنقید کرنے کی جرأت نہ ہو سکی تھی۔ جماعت اسلامی کے بارے میں تو ہزاروی صاحب نے برملا اعلان کر دیا ہے۔

## ۱۱۔ مولویوں کا اپنی داڑھیوں سے بھٹو کے بوٹوں کی پالش کرنے کا اقرار

وزیر اعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے نے علماء کے حالیہ موقف پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ

"ان علماء نے "Had solemn vows that they would Polish Mr Bhutto's shoes with their beards, were he to solve the ninety year old Qadiani issue."

حلفاً کہا تھا کہ وہ مسٹر بھٹو کے بوٹوں کی پالش اپنی داڑھیوں سے کریں گے اگر وہ نوّے سالہ قادیانی مسئلہ حل کر دے۔"

(پاکستان ٹائمز لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ مولویوں کی "یہ لجاجت" بھی قابلِ توجہ ہے مگر اہل سوال یہ ہے کہ کیا علماء کی داڑھیوں کا یہ بھی کوئی مصرف ہے کہ ان سے بھٹو صاحب کے بوٹ پالش کئے جایا کریں؟

## ۱۲۔ خلافت راشدہ کے سنہری دور کے لئے تمنا

مولوی شاہ احمد نورانی نے کراچی کی تقریر میں کہا کہ:-

"اور اس ملک میں ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب کوئی بھی بھوکا نہیں سوئے گا۔ خلافت راشدہ کا سنہری دور ہمارے لئے مینارِ نور کی حیثیت رکھتا ہے ........ ہم نے خدا اور اس کے رسول کو بھلا دیا۔ غیروں کے آگے ہاتھوں کو پھیلایا اور جو ذلّت و رسوائی مسلمانانِ پاکستان کو نا اہل حکمرانوں کے ذریعہ ہوئی وہ پوری دنیا نے دیکھ لی۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ نومبر ۱۹۷۶ء)

الفرقان۔ سوال تو یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ کو خود اللہ تعالےٰ قائم کرتا ہے۔ محض مولویوں کی تمناؤں سے خلافت راشدہ قائم نہیں ہو سکتی۔

## ۱۳۔ اب نظامِ خلافت کو اختیار نہیں کیا جا سکتا

سردار عبدالقیوم آف آزاد کشمیر نے کہا کہ:-

"ابتدائی نظام میں خلیفہ حاکم اعلیٰ ہوتا تھا اور اسے مکمل اختیارات حاصل ہوتے تھے لیکن وقت کی تبدیلی کے ساتھ یہ نظام بدل گیا ہے اور اس نظام کو اب اختیار نہیں کیا جا سکتا۔"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۲ مارچ ۱۹۷۶ء)

الفرقان۔ سورۂ نور میں نظامِ خلافت کو اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم نعمت قرار دیا ہے جو مومنوں کے شامل حال ہوتی ہے۔ اس نعمت سے محرومی کیوں؟

## ۱۴۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے بارے میں خطرناک غلو

شورش کاشمیری صاحب نے روزنامہ امروز لاہور میں لکھا ہے کہ:-

"بخاری میں بیک وقت ابراہیم علیہ السلام کی رضاجوئی۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی تسلیم۔ حسین علیہ السلام کا استقلال۔ بایزید (بسطامی) کا تصوف۔ یحییٰ علیہ السلام کی غربت۔ زکریا علیہ السلام کی خاموشی۔ سلمان علیہ السلام کا فقر۔ ابوہریرہ کا استغنا۔ اصحاب صفہ کی سادگی۔ عثمانؓ کی حیاداری۔ خالد کی جرأت۔ لقمان کی حکمت۔ ارسطو کی دانش۔ حاتم کی سخاوت سکندر کا دبدبہ۔ غزالی کا علم وفضل اور فلسفہ و حکمت۔ امام بخاریؒ کا تقویٰ۔ ابن حجر عسقلانی کی ذہانت وفطانت۔ ابن تیمیہ کا علم وتبحر۔ امام رازی کی عقدہ کشائی۔ شاہ ولی اللہؒ کا فہم و ادراک۔ شاہ اسمٰعیلؒ کا جلال جھلکتا نظر آتا تھا" (روزنامہ امروز لاہور جمعہ ایڈیشن ۲۳ راگست ۱۹۷۲ء صٰ کالم ۳)

الفرقان۔ کیا علماء کو اس غالیانہ تعریف میں انبیاء، فلفاء اور بزرگوں کی صریح ہتک نظر نہیں آتی؟

## ۱۵۔ مسلمان کے ایمان کی قیمت ہیڈی پیسہ بھی نہیں۔

جناب مودودی صاحب نے کہا کہ:۔

"آخر ہم کس بات کی خوشی منائیں جبکہ ہماری آنکھوں کے سامنے جرائم، ظلم وستم، لوٹ کھسوٹ بداعمالی وبدکرداری اور فسق وفجور کا طوفان برپا ہے۔ اخلاق کی دھجیاں اُڑ رہی ہیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے ایمان کی قیمت ایک ٹیڈی پیسے کے برابر بھی نہیں رہی ہے"

(ہفت روزہ "ایشیا" لاہور ۲۲ راکتوبر ۱۹۷۲ء صٰ ۹)

الفرقان۔ جب ہزارہا علماء کی موجودگی میں مسلمانوں کا یہ حال ہے اور ان کے ایمان کی قیمت دھیلے کے برابر بھی نہیں رہی تو کیا آسمانی مصلح کی ضرورت ظاہر وباہر نہیں؟

## ۱۶۔ بے دین جماعتوں کا ماتھا نورانی کے در پر!

مولوی شاہ فرید الحق کے متعلق رپورٹ ہے کہ:۔

"انہوں نے حفیظ پیرزادہ اور ان کے جی حضوریوں کو مشورہ دیا ہے کہ سوشلزم پر فتویٰ دیتے دیتے اس کا حلیہ بگاڑ ہی دیا ہے۔ اب خدا کے لئے اسلام کے معاملہ میں خود ساختہ مفتی بن کر حلیہ بگاڑنے کی کوشش نہ کریں۔ بہرحال مولانا نورانی کے در پر آخرکار . . . . . بے دین جماعتوں کو ماتھا رگڑنا ہی پڑے گا"

(نوائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء)

الفرقان۔ پیپلز پارٹی کو ابھی تک "بے دینوں کی جماعت" قرار دیا جا رہا ہے اور خبر دی جا رہی ہے کہ انہیں آخرکار مولانا نورانی کے در پر "ماتھا رگڑنا پڑیگا۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْر۔

## ۱۷۔ کیا یہ لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

روزنامہ امروز لاہور کے فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"دنیا میں شاید ہمارے معاشرے جیسا کوئی دوسرا معاشرہ نہ ہوگا۔ جہاں اشیائے خوردنی تک خالص نہ ملتی ہوں جہاں ادویہ تو کجا زہر تک خالص نہیں ملتا

یہاں جو چیز ملتی ہے ناخالص ملتی ہے۔ یہاں ہر جنس جنس کاسد ہے۔ بچوں کو خالص دودھ نہیں ملتا بیماروں کو خالص دوا نہیں ملتی۔ جوانوں کو خالص غذا میسّر نہیں آتی۔ پھر بھی ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔" (روزنامہ امروز ۲۵/اکتوبر ۶۲ء)

الفرقان۔ ایسی عملی خرابیوں کے باوجود مسلمان کہلانا بھی تعجب خیز ہے مگر مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ یہی لوگ اچھے لوگوں کو "غیر مسلم" قرار دینے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

## ۱۸۔ مسلمانوں کی قرآن مجید سے بے پرواہی

درس نظامی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"نظام مدرسہ ایک ایسا نظام تعلیم ہے جس کا خمیر مذہبی تعلیم سے اُٹھایا گیا ہے۔ اور جس کا واحد مقصد قرآن حکیم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس آٹھ سالہ نظام تعلیم میں جتنی کم توجہ قرآن پر دی جاتی ہے۔ اور جتنا کم قرآن حکیم پڑھایا جاتا ہے اُتنا کم کوئی اور علم نہیں پڑھایا جاتا۔ الّا ماشاء اللہ ..... ہمارے ہاں قرآن کی تدریس کا کوئی منظم بندوبست نہیں ہے ..... اب مدارس عربیہ میں تفسیر قرآن کا صرف ایک چوتھائی پارہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس نصاب تعلیم کی تکمیل کے بعد جس قسم کے علماء تیار ہوں گے۔ اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔"

(ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد نومبر ۶۲ء)

الفرقان۔ قرآن کریم سے مسلمان کہلانے والوں کی اس غفلت اور بے توجہی کا ذکر آیت کریمہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (سورۃ فرقان ع ۳) میں پہلے سے موجود ہے۔ اے کاش کہ غور و تدبر سے کام لیا جائے!

## ۱۹۔ پاکستان کے حکمرانوں کو دھمکی۔

میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی پاکستان کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے نوائے وقت کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ:۔

"میاں صاحب نے پاکستان کے حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے تحریک اسلامی سے ٹکر لینے کی کوشش کی تو وہ خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں گے"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴/نومبر ۶۲ء)

الفرقان:۔ ہم اسے بلا تبصرہ شائع کر رہے ہیں۔

## ۲۰۔ برناڈشا کو اسلام قبول کرنے کی جرأت کیوں نہ ہوئی؟

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے لکھا ہے کہ:۔

"برناڈشا (۱۸۵۶ تا ۱۹۵۰) پائے کے تمثیل نگار نے کہا کہ آئندہ ایک صدی میں اگر کوئی مذہب یورپ پر قبضہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ واقعی اگر تو اسلام کا ایسا ہی مداح ہے تو پھر کیوں تو مسلمان نہیں ہو جاتا؟ جواب دیا کہ اسلام کے موجودہ پیروؤں کی حالت دیکھ کر قبول اسلام کی جرأت نہیں ہوتی۔" (نوائے وقت ۳۱/اکتوبر ۶۲ء)

الفرقان - کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ درد مند مسلمان اس امر پر غور کریں۔ کہ ان کا وجود اشاعت اسلام میں کتنی بڑی روک بن رہا ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ سچے مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دے دینا بہت آسان ہے۔ اور خود سچے مسلمان بننا سخت مشکل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اھدِ قومی فَاِنَّھُمْ لَایَعلَمُوْنَ۔

## الفرقان کیلئے کاتب کی ضرورت

منشی نور الدین صاحب کاتب نے ۲ر جنوری ۱۹۷۴ء کو مندرجہ ذیل شرطوں پر الفرقان کی کتابت کا تحریری معاہدہ کیا تھا کہ

۱۔ کاتب صاحب دلی محبت سے کتابت کا وہی بار یک انداز رکھیں گے جو ماہ دسمبر ۷۳ء کے رسالہ میں رکھا گیا ہے۔

۲۔ ماہ جنوری ۷۴ء سے اجرت کتابت فی کاپی بیس روپے ہوگی۔

۳۔ یہ اجرت تین سال تک کے لئے مقرر ہے اس عرصہ میں کاتب صاحب اضافہ کا مطالبہ نہ کریں گے۔"

افسوس ہے کہ منشی صاحب مذکور نے پابندئ معاہدہ کو نظر انداز کر کے کتابت سے انکار کرتے ہوئے مسودہ واپس کر دیا۔

الفرقان کے لئے ایسے کاتب کی فوری ضرورت ہے۔ جو خوشخطی کے علاوہ اپنے مسلمہ معاہدہ کی پابندی کو اسلامی حکم سمجھتا ہو۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

## دیوبندی بھی ختم نبوت کے منکر ہیں

### صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کا اعلان

فاضل مدیر ہفت روزہ احباب گوجرانوالہ نے زیر عنوان "دیوبندی بھی ختم نبوت کے منکر ہیں" لکھا ہے کہ:۔

"جمعیۃ علماء پاکستان (صاحبزادہ گروپ) کے صدر صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ نے کہا ہے۔ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد میں دیوبند مکتبہ فکر کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کروں گا۔ کہ ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے کیونکہ یہ فرقہ بھی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ بات انہوں نے گزشتہ دنوں ایڈیٹر احباب کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران کہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ میں عدالت میں ثابت کرونگا کہ اس مکتبۂ فکر کے علماء نے اپنی کتابوں میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ان سے جب سوال کیا گیا کہ آپ نے بھی تو اس سے قبل دیوبند مکتبۂ فکر کے جید عالم اور روحانی پیشوا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے ساتھ ملکر تحریک ختم نبوت میں کام کیا تھا تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ایسا کرنے پر شرمندہ ہوں اور خدا وند قدوس سے اپنے کئے کی معافی مانگتا ہوں"۔

(ہفت روزہ احباب گوجرانوالہ ۴ر اکتوبر ۷۴ء)

# امریکہ سے ایڈیٹر کے نام ایک مکتوب

محترم مبلغ سلسلہ جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں:-

استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاجز آپ کا شاگرد درخواست دعا کے لئے حاضر ہو رہا ہے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اور ان دنوں ربوہ کا ماحول ذکر الہیٰ تلاوت قرآن کریم اور کثرت عبادت و نوافل سے معمور ہوگا۔ ایسے روحانی اور خالصۃً اسلامی ماحول سے جدائی ان ممالک میں خصوصاً رمضان میں شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں تو ہر انسان مشین کی طرح حرکت میں ہے۔ اور اسے اپنے دنیوی کاموں سے اتنی فرصت ہی نہیں کہ کچھ وقت یادِ الہیٰ میں بھی گزارے۔ باوجود اس کے یہ دیکھ کر دل کو مسرت بھی ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح پاک خادم رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے ایک ایسی جماعت قائم فرما دی ہے جو ان مادہ پرست اقوام میں بھی خدائے واحد و یگانہ کی پرستش اور حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر نہ صرف کاربند بلکہ اس کی اشاعت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ دنیا انہیں کافر و ملحد قرار دے رہی ہے۔ ان کے غیر مسلم ہونے کی قرار دادیں پاس ہو رہی ہیں۔ مگر وہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان کو دنیا میں قائم کرنے اور آپ کے لائے ہوئے دینِ حقیقت کو غالب کرنے کے لئے تمام حوادثِ زمانہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں — ان ممالک میں مسیح پاک علیہ السلام کے غلاموں اور حواریوں کے ذریعہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آنے کے بعد عشق الٰہی و عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسی ترقی کی ہے کہ ان کا نمونہ قابلِ رشک حد تک پہنچ گیا ہے

ہمارے ایک بھائی محمد صادق ہیں جو ہماری ٹینک (TeaneeK) جماعت کے امیر ہیں ان کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت جب میں دیکھتا ہوں تو رشک کرنے لگتا ہوں۔ ایک شخص جو کبھی عیسائی تھا اور اسلام کے نام سے بھی اسے نفرت تھی۔ اب احمدیت کے ذریعہ اس کے اندر ایک ایسا تغیر پیدا ہو چکا ہے کہ اس کی ...

کی غذا ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بن چکی ہے۔

وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب وہ عیسائی تھے انہیں اسلام سے نفرت تھی اور یہی سمجھتے تھے کہ اسلام جبر و تشدد کا مذہب ہے۔ اور بانیٔ اسلام کو خدا کا نبی ماننا تو الگ رہا انہیں عام نیک آدمی تصور کرنا ان کے لئے مشکل تھا۔ ایک روز رستہ چلتے انہیں کسی نے ایک پمفلٹ دیا جسے انہوں نے اپنے بیگ میں رکھ لیا کہ گھر جا کر پڑھوں گا۔ رات کو اس پمفلٹ کا مطالعہ شروع کیا جس میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو اس دلکش رنگ میں بیان کیا گیا تھا کہ اس نے ان کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی۔ اور یہ سوچنے لگے کہ اگر اسلام یہی ہے جو اس پمفلٹ میں بیان کیا گیا ہے تو ایسے مذہب سے وہ اب تک کیوں محروم رہے۔ اور ایسا رسول جس نے دنیا میں آکر نہ صرف توحید الٰہی کو قائم کیا بلکہ خالق حقیقی کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے کے ذرائع بھی بیان کر دیئے۔ اس سے کیوں غافل رہے۔ انہوں نے اسی وقت وہ پمفلٹ اپنی بیوی کو بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ اور دونوں نے فیصلہ کر لیا کہ اب اسلام جیسے شاندار اور پیارے مذہب کو قبول کر لینے میں ہی ان کی نجات ہے۔ وہ پمفلٹ انہیں جس نے دیا تھا وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ہی تو ایک خادم تھا۔

برادر محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بعد اس مبلغ سے رابطہ پیدا کیا اور مزید تحقیقات کے بعد دونوں نے اسلام کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اب وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اگر ان کو احمدی مبلغ کے ذریعہ وہ پمفلٹ نہ ملتا تو اسلام جیسی نعمت سے وہ محروم رہتے اور اب اس نعمت کو پا کر انہیں دلی سکون اور اطمینان حاصل ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی بے پایاں عشق و محبت ہے کہ انہیں کے طفیل دراصل انہیں اسلام قبول کرنے اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے اور قرآن کریم کے علوم کو حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

ایسی مثالیں بہت ہیں کہ احمدیت کے ذریعہ دشمنان اسلام کو راہ ہدایت نصیب ہوئی اور ان کے دلوں میں رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق اس حد تک قائم ہو چکا ہے کہ آپ پر درود بھیجتے ہوئے ان کی زبانیں خشک ہو جاتی ہیں۔ مگر اس تغیر کو جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں برپا ہوا ہے۔ صرف وہی دیکھتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے روحانی بصیرت عطا کی ہے۔ اور جن کی فطرت میں سعادت اور نیکی ہے۔

میں دور چلا گیا ہوں۔ اصل مقصد تو یہ تھا کہ آپ سے درخواست دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ان دہریت زدہ ممالک میں جلد لوگوں کے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم فرمائے۔ اور اسلام کے غلبہ اور آخری فتح کے سامان پیدا فرمائے۔

آمین

درسِ عبرت

# عرب شیوخ کی جوا بازی[1]

ہم نہایت افسوس کے ساتھ مندرجہ ذیل نوٹ ریکارڈ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا لوگوں کو بدعملی سے بچا کر عمل صالح کی توفیق بخشے۔ آمین۔ — ایڈیٹر

امریکی رسالہ "ٹائم" نے "مناکو میں عرب شیوخ کی جوا بازی" کے زیر عنوان ایک کرب ناک خبر شائع کی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"تیل کی دولت سے مالا مال عرب شیوخ نیویارک اور لنڈن میں ایک نہیں کئی بنک خرید نے میں تو کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن گزشتہ ہفتہ جوئے کے ایک بنک کو دیوالیہ کرنے میں ان کی کوشش بمشکل تہ چڑھ سکی۔ گزشتہ ہفتہ جب سعودی عرب کے تین شہزادوں نے جن میں امور داخلہ کے سعودی وزیر فہد بن عبد العزیز (مرحوم شاہ فیصل کے بھائی۔ ناقل) بھی شامل تھے۔ "مانٹی کارلو کیسینو" (مناکو کا بین الاقوامی قمار خانہ) میں تھالی نما گھومنے کے چکر roulette wheel پر ساڑھے لاکھ ڈالر (یعنی ۲ کروڑ روپے) کی رقم ہار دی تو مناکو کے رہنے والے جوئے کے ریت سیر اور اکتائے ہوئے شائقین بھی ششدر ہوئے بغیر نہ رہے۔

یہ سعودی شیوخ گزشتہ ماہ کے اواخر میں مانٹی کارلو کے عالیشان ہوٹل "ڈی پیرس" میں ایک ہی عزم لے کر آئے تھے۔ انہوں نے کیسینو (قمار خانہ) کی انتظامیہ کو بتایا۔ "ہم جوا کھیلنے آئے ہیں لیکن ہماری بعض شرائط ہیں جب تک ہم ہاتھ نہ کھینچیں جوئے کی بازی جاری رہے گی۔ اور جب ہمیں ہاتھ کھینچنا ہوگا تو ہم تمہیں بتا دیں گے۔ کیسینو عموماً نصف شب کے بعد دو بجے بند ہو جاتا ہے۔ لیکن اس رات یہ قمار خانہ اس وقت تک کھلا رہا، جب تک کہ "سکاچ شراب" کی چسکیاں لے لے کر جوا کھیلنے والے ان سعودیوں نے چاہا کہ یہ کھلا رہے۔ چنانچہ قمار بازی کا شغل نہ صرف رات بھر بلکہ اگلے روز صبح نو بجے تک مسلسل جاری رہا۔ بالآخر جب یہ سلسلہ ختم ہوا۔ تو جوئے کی میز پر کام کرنے والے تھکے ہارے کارکن نے (طنزیہ انداز میں) کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ ان لوگوں نے یہاں (افسانوی الف لیلہ کی طرح۔ ناقل) ایک ہزار ایک راتیں تک قیام نہیں کیا۔

سعودیوں کا جوا کھیلنے کا طریق یہ تھا کہ وہ داؤ پر لگائی جانے والی رقم کو مسلسل بڑھاتے چلے جاتے، بالعموم داؤ پر لگانے کے لئے . . ہم ڈالر کی

[1] اصل انگریزی عبارت ٹائیٹل صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

انتہائی حد مقرر ہے۔ اس کو دُگنا کرنے کے بعد انہوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں چار گنا رقم داؤ پر لگانے کے لئے اجازت دی جائے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ (۴ × ۴۰۰) سولہ سو ڈالر کا یہ داؤ ۳۶ اور ایک کے مقررہ تناسب سے جیتنے والے ہندسے پر یکدم ۵۷ ہزار ڈالر کے برابر ہو جاتا۔ جب سعودیوں نے اپنے داؤ ایک ہی ہندسہ پر لگانے شروع کر دیئے (جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر ان کا مقرر کردہ ہندسہ گھومنے والے چکر پر آ جاتا تو ان کو ۵۷ ہزار ڈالر کی رقم کئی گنا ہو کر ملتی) تو کیسینو کی انتظامیہ نے ان سے ایسا نہ کرنے کی درخواست کی۔ کیسینو کے افسر اس خیال سے گھبرا اٹھے کہ اگر وہ حسن اتفاق سے جیت کر اس طرح غیر معمولی طور پر بڑی بھاری رقم حاصل کر لیں گے تو پھر رقم لے کر چلتے بنیں گے اور واپس نہیں آئیں گے۔

اس وقت جوئے کی میزوں کے گرد تماشائیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے۔ ایک تماشائی کا بیان ہے کہ لڑکیاں ان کے گرد شہد کی مکھیوں کی طرح منڈلا رہی تھیں۔ شہزادوں نے دو نوجوان عورتوں کو اپنے ساتھ کھانا کھانے کی دعوت دی۔ یہ عورتیں بہت متعجب تھیں کہ کھانے کے بعد انہیں شہزادوں کی اقامت گاہوں میں آنے کے لئے مدعو نہیں کیا گیا۔ بلکہ کھانے میں ان کی رفاقت کی قدردانی کے طور پر دونوں کو چار چار سو ڈالر دیکر رخصت کر دیا۔

ان شیوخ نے قمار خانے کے کارکنوں کے ساتھ بھی ایسی ہی سخاوت روا رکھی۔ ایک کارکن نے سگریٹ کی راکھ والی ٹرے صاف کی تو سعودیوں نے اسے بھی چار سو ڈالر بطور انعام بخش دیئے۔ اپنی اس تمام فیاضی کے باوجود ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ عرب اس جوئے کے کھیل سے کچھ زیادہ لطف اندوز نہیں ہو رہے۔ ایک کارکن کا بیان ہے کہ وہ اس سارے عرصہ میں ایک بار بھی تو نہیں مسکرائے۔

وجہ ظاہر تھی اور وہ یہ کہ اگرچہ شہزادوں نے ایک مرحلہ پر ۴۰ لاکھ ڈالر جوئے میں جیت بھی لئے تھے مگر بالآخر انہوں نے کیسینو کے بانی کیملے بلانک کے اس مقولہ کو درست ثابت کر دکھایا تھا کہ:۔

"وہ رقم جو جواری جیتتے ہیں وہ ان کے ذمہ قرض ہوتی ہے۔"

یہ شیوخ جوا کھیلتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے نہ صرف جیتی ہوئی ساری رقم ہار دی بلکہ لگاتار رقوم داؤ پر لگا لگا کر اپنی ۶۰ لاکھ ڈالر (چھ کروڑ روپے) سے بھی اوپر رقم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔

قمار خانے یعنی کیسینو اور ہوٹل ڈی پیرس کے مالک ادارہ نے (قمار خانہ اور ہوٹل دونوں ایک ہی ادارہ کی ملکیت ہیں) فیصلہ کیا کہ شہزادوں سے کمروں کا کرایہ نہ لیا جائے اور ادارہ کے ایک افسر کے بقول یہی کم سے کم خدمت تھی جو وہ اس وقت انکی کر سکتے تھے۔ اس ادارہ کے مدار المہام پرنس لوئی اس واقعہ کی تشہیر کے بارہ میں متردد تھے۔ جواری سوئٹزرلینڈ

(باقی صفحہ ۴۲ پر)

# احمدیوں کے چار اختلافی مسائل

## اور

# ان کے حل کا طریق

پچاسی برس گزرے کہ اسلام کی عالمگیر اشاعت اور دشمنانِ دین کے حملوں کے دفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود و مسیح موعودؑ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ قرآن و سنت میں اس امام ہمام کو حَکَماً عَدْلاً قرار دیا گیا تھا جس کے واضح معنے یہ تھے کہ وہ مسلمان فرقوں کے غلط عقائد اور نادرست مسائل کی بھی نشان دہی کرے گا اور امت کے افراد کو بھی حقیقی اسلام اور صحیح قرآنی عقائد و مسائل پر قائم کرے گا۔

سلف صالحین اور اولیائے امت نے غیر مبہم الفاظ میں پیشگوئی کی تھی کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت علماء زمانہ اس کے سخت دشمن ہو جائیں گے اور اسے کافر، بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں گے۔ یہ سب کچھ واقع ہو گیا۔ جہاں تک حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کی تکفیر کا معاملہ ہے۔ یہ سلسلہ شروع سے پوری شد و مد سے جاری ہے۔

تحریکِ احمدیت عین اسلام ہے۔ عوام مسلمانوں سے احمدیوں کا صرف چار مسئلوں میں اختلاف ہے

اوّل۔ عوام غیر احمدی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو خاکی جسم کے ساتھ انیس سو برس سے آسمانوں پر زندہ مانتے ہیں۔ وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، وہ ۳۳ برس کے جوان ہیں۔ اس کے مقابل جماعت احمدیہ از روئے قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جملہ نبیوں کی طرح فوت شدہ یقین کرتی ہے۔

دوم۔ عوام غیر احمدیوں سے احمدیوں کا دوسرا اعتقادی اختلاف یہ ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید میں منسوخ آیات کے قائل ہیں۔ کوئی فرقہ پانسو آیات کو منسوخ ٹھہراتا ہے اور کوئی اڑھائی صد آیات کو۔ تعداد میں اختلاف ہے مگر منسوخ آیات کو سب فرقے مانتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ قرآن مجید سارے کا سارا محکم اور قابلِ عمل ہے۔

**سوم**۔ تیسرا اعتقادی اختلاف یہ ہے کہ عوام غیر احمدی حضرت عیسٰیؑ کی آسمانوں سے جسمانی آمد یا مادی نزول کے لئے چشم براہ ہیں مگر احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ چونکہ قرآن مجید کے رو سے فوت شدہ انسان اس دنیا میں واپس نہیں آسکتے۔ اس لئے حضرت مسیح کی آمد ثانی کا مطلب بجز اس کے کچھ نہیں کہ امتِ محمدیہ کا کوئی فرد اس مقام اور نام سے مبعوث ہونے والا تھا۔ اور وہ الہامات کے رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہیں۔

**چہارم**۔ چوتھا اختلاف یہ ہے کہ عوام مسلمانوں اور علماء کے نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں امت محمدیہ کو اب وہ فیوض اور روحانی انعامات نہیں مل سکتے۔ جو پہلی امتوں کو اپنے نبیوں کی پیروی میں ملتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ علی وجہ البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آپؐ کے متبعین کو تمام وہ روحانی انعامات مل سکتے ہیں جو پہلی امتوں کو ملتے رہے ہیں بلکہ ان سے زیادہ۔ خاتمیت محمدیہ آپ کی امت پر نعماء الٰہیہ کے دروازے بند نہیں کرتی۔ بلکہ اس امر کی بشارت دیتی ہے۔ کہ امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وسیع دروازے مفتوح ہیں۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (سورۃ احزاب)

یاد رہے کہ ان **چار اختلافات** کے باوجود احمدی اور غیر احمدی اس امر پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں آنے والا **مسیح موعود** چونکہ شریعت اسلامیہ کا متبع ہے اور اسی کے نفاذ کے لئے مبعوث ہونے والا ہے۔ اس لئے اس کے **امتی نبی** کے طور پر آنے میں کوئی روک نہیں۔

تحریک احمدیت کے معرض وجود میں آنے پر عوام کے غلط عقائد کے سلسلہ میں یہ چار مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ اکناف عالم میں ایک کروڑ کے لگ بھگ لوگ ان مسائل میں احمدیت کی حقانیت کو مان کر احمدی ہو چکے ہیں۔ ان مسائل کا از روئے دلائل قرآن و سنت تصفیہ کئے بغیر احمدیوں کو کافر یا خارج از اسلام کہہ کر احمدیوں کے مسئلہ کو حل کرنا قرار دینا حقیقت کے رو سے درست قرار نہیں پا سکتا۔ احمدیوں کو کافر تو مولوی صاحبان پون صدی سے کہتے آرہے ہیں۔ اب اس میں کونسی جدت ہے؟ باقی احمدیوں کو مارنا یا ان کا سوشل بائیکاٹ کر کے ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دینا بھی الٰہی جماعتوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں کوئی عقلمند اسے بھی مسئلہ کا صحیح حل قرار نہیں دے سکتا۔

فافہم و تدبر

# سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

**دوائی خاص**
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس قیمت چھ روپے

قدیمی ــــ اوّلین ــــ شہرہ آفاق
**حبِ اطہرا**
مکمل کورس بیس روپے

**زردجامِ عشق**
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۲ گولی سولہ روپے

**حب مفید النساء**
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

## ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ
اور
اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

**نرینہ اولاد گولیاں**
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

**حب مسان**
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود - ربوہ

**معین النعمت**
تلی، طحال، جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے


—— (عرب شیوخ کی جوا بازی —— بقیہ صفحہ ۲۰) ——

کے جنکاروں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ بہت محتاط رہتے ہیں جب کسی جوئے باز کی غیر معمولی تشہیر ہو جائے تو وہ اس جگہ کو خیر باد کہہ کر کسی اور طرف کا رُخ کر لیتا ہے۔

جیسا کہ عام طریق ہے سعودی شہزادوں نے بھی یہی کچھ کیا وہ قمار خانے کے قرضے ادا کرنے کے بعد قمار خانہ سے سرحد پار جنیوا میں واقع اپنی سرمائی اقامت گاہ میں چلے گئے۔ ”مانٹی کارلو“ والے پُرامید ہیں کہ وہ پھر واپس آئیں گے۔ جائیدادوں کی خرید و فروخت کے ایک ایجنٹ کا بیان ہے کہ انہوں نے اس سے ایک بڑا بنگلہ اور ایک سربفلک متعدد منزلہ عمارت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔“ (امریکی ہفت روزہ رسالہ ٹائم مورخہ ۲۱ راکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۲)


# ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

## الائیڈ سائنٹیفک سٹور
## گنپت روڈ لاہور
کو
یاد رکھیں

# مفید اور مؤثر دوائیں

## نورِ کاجل

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھینگا پن، ناخونہ، ضعفِ بصارت وغیرہ
امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ ۲۰ سال
سے استعمال میں ہے نسخہ تر فی شیشی سوا روپیہ

## تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بہترین
تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزا کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے
اٹھرا۔ بچوں کا مردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد جلد
فوت ہو جانا۔ چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا ان تمام
امراض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت ۱۵ روپے

**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ فون نمبر ۵۳۸**

# الفردوس

انارکلی ہیں

لیڈیز کپڑے کے لئے آپ کی اپنی دکان ہے

**الفردوس ۱۸۵ انارکلی لاہور**


(طابع و ناشر۔ ابو العطاء جالندھری۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفرقان ربوہ)

# MONACO

## *Chancing Shiek to Sheik*

Oil-rich Arabs may be buying banks in New York and London, but an attempt to break the bank at Monte Carlo last week was somewhat less successful. When three Saudi Arabian princes, including Minister of the Interior Fahd ibn Abdul Aziz, dropped more than $6 million on the roulette wheel at the Monte Carlo Casino, even jaded Monegasques were aghast.

The Saudi Sheiks arrived at the elegant Hotel de Paris late last month with one thing in mind. "We have come to gamble," they told the casino management. "But on certain conditions. We're going to tell you when to close." The casino, which normally shuts down around 2 in the morning, remained open as long as the Scotch-sipping Saudis wished, sometime until 9 the next morning. Said one exhausted croupier when it was all over: "Praise Allah, they didn't stay for a thousand and one nights."

The Saudis' gambling technique was to constantly up their stake. After doubling the normal ceiling on $400 chips, they then asked for permission to quadruple it. That meant that with 36-to-1 odds, a $1,600 chip on a winning number was worth about $57,000. When the Saudis began grouping their bets on a single number—meaning they stood to win $57,000 several times over if the number came up—the casino was obliged to ask them to stop.

Casino officials were petrified that they would have a lucky streak, win a fortune, and never come back. Huge crowds gathered around the roulette tables. "Girls on the make swarmed around them like bees," said one spectator. "The princes invited two young women to dine with them. After dinner, the girls to their surprise were not invited to visit the princes' suites, but each was given a $400 chip as a token of appreciation for her company."

The sheiks were equally generous with the croupiers. Once, when a casino employee emptied an ashtray, the Saudi handed him $400 chip. Still, for all their largesse, the Arabs did not seem to be enjoying it that much. Said a croupier, "They never cracked smile."

With good reason obviously. Although the princes at one point were $2 million ahead, they went on to prove that old axiom once formulated by Casino Founder Camile Blance: "Money won by gamblers is just money loaned." The Sheiks kept on gambling and not only blew it all but racked up losses of more than $ 6 million.

The Societe des Bains de Mer, which owns both the casino and the Hotel de Paris, decided not to charge the sheiks for their rooms. "It was the least we could do," said an official. But Prince Louis de Polignac, chairman of the board of the S.B.M., was less sanguine about all the publicity. "Gamblers are like Swiss bankers," he said. "They love discretion. When a gambler gets unwanted publicity, he goes somewhere else."

That, as it happens, is just what the Saudis did. After paying off their debts, they moved to their winter quarters at Geneva across the border from a gambling casino at Divonne-les-Bains in France. Monegasques were confident, however, that they would be back. One real estate agent reported that the Saudis had made inquiries about acquiring a pied a terre—"a large villa or a small skyscraper"—in the tiny principality.

(Time—October 21, 1974)

*Monthly* AL-FURQAN *Rabwah*

# FINE

## MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

★ Artistic
★ Marble
★ Handicrafts
★ Flooring
★ Stairs
★ Fountains
★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black -- Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
PE.C.H.S. KARACHI—29.

*Managing Partner* :

***Fine Marble Industries***

**27/268, Industrial Area,**
**KORANGI, (KARACHI)**
**Phone 414248**

Title printed at Nusrat Art Press, Rabwah.